نظرات

یاد ہوگا اکتوبر ۱۹۷۸ء میں ایک سیمینار سرینگر (کشمیر) میں بڑے تزک و احتشام اور طمطراق سے حضرت الاستاذ مولانا محمد انور شاہ کشمیری پر منعقد ہوا تھا اور اس میں متعدد مفید اور ضروری تجاویز کے ساتھ ایک نہایت اہم اور بنیادی تجویز "مولانا محمد انور شاہ اکاڈمی" کے قیام کی تھی۔ وزیر اعلیٰ جناب شیخ عبداللہ کو اس تجویز سے بہمہ وجوہ اتفاق تھا اور آپ نے حتمی وعدہ فرمایا تھا کہ وہ جلدی ہی اکاڈمی کا قیام کریں گے اور اس کے لیے ایک ابتدائی خاکہ تیار بھی ہوگیا تھا۔ لیکن اتنی مدت گزر جانے کے باوجود آج تک یہ تجویز تشنۂ تکمیل ہے اور بظاہر اب اس کے عمل میں آنے کی کوئی توقع نہیں ہے۔

مایوسی کے اس عالم میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہزاروں عقیدتمندوں اور تلامذہ کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوگی کہ اب آزاد کشمیر میں اس اکاڈمی کے قیام کی توقع پیدا ہوئی ہے، اس کی صورت یہ ہوئی کہ پروفیسر محمد اسلم (پنجاب یونیورسٹی لاہور) جو برصغیر کے علمی اور دینی حلقوں میں کافی متعارف اور مشہور ہیں، انھوں نے آزاد کشمیر کے وزیر تعلیم کو ایک خط کے ذریعہ توجہ دلائی کہ علامہ محمد انور شاہ کشمیری کی ولادت باسعادت لوات نامی ایک گاؤں میں ہوئی تھی جو مظفر آباد کے قریب وادی نیلم میں اب بھی موجود ہے، حضرت شاہ صاحب کے والد مکرم یہیں رہتے تھے، بعد میں اپنے برادر نسبتی کے کہنے پر وہ وادی لولاب منتقل ہوگئے اور وہاں دودھوان اور ورنو میں قیام اختیار کرلیا اور چونکہ حضرت شاہ صاحب کی پیدائش ضلع مظفر آباد میں ہوئی تھی اس بنا پر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ کے وقت حضرت شاہ صاحب نے اپنا نام محمد انور مظفر آبادی لکھوایا تھا"

اس قدر لکھنے کے بعد پروفیسر اسلم نے تجویز پیش کی کہ آزاد کشمیر کی حکومت کو حضرت شاہ صاحب کی یادگار میں ایک اکاڈمی قائم کرنی چاہیے"۔ اب اطلاع ملی ہے کہ حکومت نے اس تجویز کو منظور